بدھ | 23-جولائی 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

CPL 61

قائم مقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 161 | بدھ 17 ربیع الاول 1418ھ 23 وفا 1376ھش 23 جولائی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ جیسے یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں۔ ویسے یہ بھی چاہتا ہے کہ لوگوں میں علوم کی روشنی پیدا ہووے۔ اور اس سے وہ معرفت کی منزلوں کو طے کر جاویں کیونکہ علوم حقہ سے واقفیت جہاں ایک طرف سچی خشیت پیدا کرتی ہے' وہاں دوسری طرف ان علوم سے خدا پرستی پیدا ہوتی ہے۔ بعض بد قسمت ایسے بھی ہیں۔ جو علوم میں منہمک ہو کر قضاء و قدر سے دور جا پڑتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے وجود پر ہی شکوک پیدا کر بیٹھتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو قضاء و قدر کے قائل ہو کر علوم ہی سے دستبردار ہو جاتے ہیں' مگر (کلام الٰہی) نے دونوں تعلیمیں دی ہیں اور کامل طور پر دی ہیں۔ (کلام الٰہی) علوم حقہ سے اس لئے واقف کرنا چاہتا ہے اور اس لئے ادھر انسان کو متوجہ کرتا ہے کہ اس سے خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی معرفت میں جوں جوں ترقی ہوتی ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس سے محبت پیدا ہوتی جاتی ہے اور انسان کو قضاء و قدر کے نیچے رہنے کی اس لئے تعلیم دیتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل اور بھروسہ کی صفت پیدا ہو اور وہ راضی برضا رہنے کی حقیقت سے آشنا ہو کر سچی سکینت اور اطمینان' جو نجات کا اصل مقصد اور منشاء ہے حاصل کرے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 145)

توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے

توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بد کام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی برا کام نہیں ہے بلکہ لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعال بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بد کام سے باز رہنے کا عہد کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ کرتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت' فضل اور مغفرت میں انتہا درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پرواہ۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 608)

ولادت

○ مکرم عدنان محمود صاحب حال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب چک سکندر حال جرمنی کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں مولا کریم اپنے فضل و کرم سے نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور صحت و سلامتی والی طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔ مورخہ 24- جون 1997ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے عزیز حامد مقصود عاطف مربی سلسلہ احمدیہ حال مقیم ایوری کوسٹ کو پہلی بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے بچی کا نام ازراہ شفقت حانیہ حامد عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب کی پہلی پوتی اور مکرم ریاض احمد کوٹلی آزاد کشمیر کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک باعمر سعادت مند بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سلیم احمد صاحب ناروے کو مورخہ 13- جون کو بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود شیراز احمد خدا کے فضل سے وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف کوئٹہ کا پوتا اور ڈاکٹر عبداللہ خانصاحب آف کوئٹہ کا پڑپوتا ہے اور خواجہ محمد امین بٹ صاحب سابقہ امیر جماعت ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر اور خادم دین بنائے۔

نکاح

○ مورخہ 97-7-11 کو محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور نے مکرم وسیم احمد ہاشمی صاحب ولد مکرم پیر حمید اللہ ہاشمی (وفات یافتہ) کا نکاح بہمراہ عزیزہ زرینہ مظفر صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب بعوض۔/5000 جرمن مارک حق مہر پڑھا اور دعا کرائی۔ عزیز وسیم احمد ہاشمی مکرم پیر فیض عالم ہاشمی صاحب (وفات یافتہ) کا پوتا اور محترم ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعتہائے جڑانوالہ کا نواسہ ہے۔ جبکہ عزیزہ زرینہ مظفر محترم چوہدری عبدالحمید ڈوگر صاحب صدر حلقہ کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہر دو خاندانوں کے لئے موجب رحمت اور برکت ہو۔

اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ اللہ ہمارا نگران ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

مولا کریم۔ رحمان و رحیم مولا۔ ان (۔) میں انسان کو ان راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اس کو ہر ایک قسم کے سکھوں کی طرف لے جاتے ہیں اور اپنے ہم چشموں اور ہمعصروں میں معزز و موقر بنا دیتے ہیں۔

انسان فطرتی طور پر چاہتا ہے کہ ہر ایک قسم کے سکھوں اور آراموں اور پہلی باتوں کو حاصل کرے اور پھر ان سب سے بڑھ کر رہنا چاہتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کے متعلقین خوش و خورسند ہیں۔ اور لوگوں کو بھلائی کی طرف متوجہ پاتا ہے اس کے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ فلاں بھلائی میں سعادت مند قدم رکھا ہے اور فلاں شخص نے یہی رکھا ہے۔ پس میں سب سے بڑھ کر سبقت لے جاؤں۔ غرض عام طور پر انسان فطرتاً ایک کمپی ٹیشن میں لگا رہتا ہے۔ اور ساتھ والوں سے سربرآوردہ ہونے کا آرزو مند ہوتا ہے۔ بچے چاہتے ہیں کہ کھیل میں دوسری پارٹی سے بڑھ کر رہیں اور جیت جاویں۔ عورتیں کھانے۔ پہننے۔ لباس و زیوارت میں چاہتی ہیں کہ اپنی ہم نشینوں سے بڑھ کر رہیں۔

پس یہ خواہش اور آرزو جو فطرتی طور پر انسان کے دل میں پائی جاتی ہے اس کے پورا کرنے کی اسباب اور وسائل (کلام الٰہی) میں اس مقام پر رحیم کریم مولا بیان فرماتا ہے (۔) انسان غور کرے کہ اس کے دل میں اپنے سے بڑے کا ڈر ہوتا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ کام والے لوگ نمبردار کا۔ اور نمبردار تحصیلدار کا اور تحصیلدار حکام بالادست کا ڈر رکھتے ہیں۔ ماتحت افسروں کا ڈر دل میں نہ رکھیں تو وہ اپنے فرض منصبی کو اس خوبی اور صفائی سے نہ کریں جس سے وہ اس ڈر کی حالت میں کرتے ہیں۔ اب اس اصل کو زیر نظر رکھ کر مولا کریم فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو نیکیوں اور بھلائیوں میں کمپی ٹیشن اور مقابلہ میں

باقی صفحہ 7 پر

اصل کیمیا تقویٰ ہے جس نے اس کو حاصل کرلیا اس نے سب کچھ حاصل کرلیا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

23- وفا 1376 ھش — 23- جولائی 1997ء

خصوصی دعاؤں کے دن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ برطانیہ جو 25 '26' 27 جولائی 1997ء کو اسلام آباد' ٹلفورڈ' برطانیہ میں منعقد ہو رہا ہے کی تاریخیں نزدیک تر آچکی ہیں۔ دنیا بھر سے اس جلسہ میں شامل ہونے والے احباب و خواتین لندن کی طرف عازم سفر ہیں۔ کچھ ٹکٹوں کے حصول میں مصروف ہیں۔ اور کچھ ویزا حاصل کرنے کی بھول بھلیوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جو ویزا حاصل کرنے کی امید کی ناکامی کے بعد حزن ویاس کا مرقع بنے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بڑی آرزوؤں اور امیدوں کے ساتھ برٹش ایمبیسی کا رخ کیا تھا۔ دھڑکتے دلوں کے ساتھ ویزا فارم پر کئے تھے۔ لمبے سفر کر کے اسلام آباد پہنچے تھے۔ صبح صبح لائن میں لگنے کی مشقت بھی اٹھائی تھی اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی جب ناکامی ان کا مقدر بنی اور محبوب آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی زیارت' آپ سے شرف مصافحہ حاصل کرنے اور آپ کے پیچھے عبادات ادا کرنے میں ناکامی نے ان کے چہروں کو کملا دیا اور ان کے دلوں کی دھڑکن کو مدھم کر دیا۔

یہ اور ایسی بہت سی دوسری وجوہات ایسی ہیں جو سمندر پار منعقد ہونے اس جلسہ سالانہ میں دنیا بھر کے احمدیوں کی خواہشات کی راہ میں دیوار بنی رہتی ہیں۔ ہزاروں یا شاید لاکھوں احمدی ایسے ہیں جو پر لگا کر اڑ کر محبوب امام کے قدموں میں پہنچ جانا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ویزے کی مشکلات نہ بھی ہوں تب بھی سفر کے بھاری اخراجات ان کی استطاعت سے باہر ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو سارا سال پیسے جوڑ کر ربوہ پہنچا کرتے تھے اور بڑی محنت سے بس یا ٹرین کا کرایہ بہم پہنچاتے تھے وہ ہوائی جہاز کے کرایے کے ہزاروں روپے کہاں سے لائیں۔

محبوب آقا کی ملاقات کا شوق ہر احمدی مرد و زن کے دل کی آواز اور اس کی روح کی گہرائیوں سے ابلتی ہوئی بے ساختہ تڑپ ہے اس کی شدت کا اندازہ ان لوگوں کے آنسوؤں سے لگایا جاسکتا ہے جو وہ تنہائی میں اپنے رب کے حضور بہاتے ہیں اور محبوب آقا کی ملاقات کے تصور میں موتی رولتے رہتے ہیں۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو جلسہ سالانہ برطانیہ جو اب عملاً جماعت احمدیہ کے مرکزی جلسہ کا ایک روپ اختیار کر چکا ہے کیونکہ یہاں پیارے آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع رونق افروز ہوتے ہیں۔ افتتاحی' تقاریر کے علاوہ مستورات کے حصہ میں تقریر کے علاوہ اردو اور انگریزی میں عالمی مجلس عرفان کے ذریعے بھی تشنہ روحوں کو شربت وصل و بقا پلاتے ہیں۔ حضرت صاحب کی پاک صحبت سے لطف اٹھانے اور ایمان افروز ارشادات سننے کے لئے دنیا کے کونے کونے سے استطاعت رکھنے والے آتے ہیں۔ ان تمام اسباب سے یہ جلسہ ہماری بے قرار دعاؤں کا مرکز بن جاتا ہے آج ہر احمدی کی عبادت میں جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کامیابی ایک اہم ترین حصہ ہونی چاہئے۔ مولا کریم اپنے فضل سے ہر انتظام کو کامیابی عطا کرے۔ ہر مشکل کو آرام میں بدل دے۔ ہر تکلیف کو راحت میں تبدیل فرما دے۔ پیارے اور محبوب امام کو جو اس جلسہ کے ایام میں سب سے زیادہ محنت کرتے اور سب سے زیادہ مشقت اٹھاتے ہیں ان کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کے چہرے سے کبھی جدا نہ ہونے والی لافانی مسکراہٹ کو سدا قائم و دائم رکھے۔ آپ کے سورج کی طرح ضیاء بار چہرے کی روشنی سے دنیا بھر کی تاریکیاں دور کر دے اور جلد وہ دن اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے

جلسہ سالانہ کی دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی ضروری ہے بلکہ لازمی طور پر ہر مہجور احمدی کے ہونٹوں سے ٹپک جاتی اور آنکھوں سے بہہ پڑتی ہے کہ مولا کریم ربوہ کو ایک بار پھر اس جلسہ کا مرکز بنا دے۔ ربوہ کے گلی کوچے سردیوں کی ٹھنڈ میں دور و نزدیک سے آئے ہوئے دیوانوں سے پٹ جائیں۔ پرالی سے اٹھنے والی سوندھی خوشبو اور صبح کے سورج کی گرمی جلسہ سالانہ کے وسیع و عریض میدان کو روحانی معرفت کے حصول کا گہوارہ بنا دے۔ ربوہ کے باسیوں اور پاکستان کے احمدیوں کی ترسی ہوئی نگاہیں ٹھنڈی ہو جائیں ان بے قرار دلوں کی تمنا اپنے من کی مراد پا جائے۔

یہ دن خاص دعاؤں کے دن ہیں۔ عالمی دعاؤں کے دن ہیں جب جلسہ سالانہ برطانیہ پر عالمی بیعت کا نظارہ سامنے آتا ہے تو یوں لگتا ہے ک زمین سے عرش تک ساری فضا روحانیت سے بھر گئی ہے اور اس فضا میں گناہ اور معصیت کی قوتیں دم توڑ رہی ہیں۔ دلوں میں ایمان کی نئی لہریں اٹھنے لگتی ہیں۔ اور ہر لہر کا اختتام اسی دعا پر ہوتا ہے کہ خدایا یہ نظارہ ربوہ کی زمین پر بھی دکھا دے ہمارے محبوب کو ہمارے درمیان بھی لا دے۔ جدائی کی گھڑیاں وصل کے پاکیزہ لمحات میں بدل دے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ کے ایام کی قربت اور اور ربوہ کے جلسہ سالانہ سے محرومی یہ دو امور ایسے ہیں جو ہر احمدی کا دل پگھلا دیتے ہیں۔ اس لئے جملہ احباب و خواتین ان دنوں کو دعاؤں کا خزانہ بنا دیں۔ مائیں بچوں کو تلقین کریں اور باپ اپنے جگر گوشوں کی عبادات کو ان بے قرار دعاؤں سے بھر دیں کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ برطانیہ کو بھی کامیاب و کامران کرے اور ربوہ میں بھی روحانی رونقوں کے دن لے آئے۔

یہ دن ایسی بے قراریوں کے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ کی مضطر کی دعا' جسے آڑے وقت کی دعا بھی کہا جاتا ہے بے ساختہ یاد آجاتی ہے۔ احباب و خواتین کی یاد دہانی کے لئے اس دعا کو درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ جن دوستوں اور بہنوں کو یاد نہ ہو وہ یاد کر کے آج کل کے ایام میں خصوصیت سے یہ دعا کریں تاکہ ہمارا رحیم و کریم خدا جو ہمیشہ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اور ہمیں جس سے دعاؤں کی قبولیت پر ناز ہے وہ ایک بار پھر ہماری سنے اور ایک بار پھر اپنا پیارا چہرہ بادلوں سے ہٹا کر اپنا دیدار ہمیں کروا دے اور ایک بار پھر ہمارے آنسو قبولیت کا مرتبہ پا جائیں۔

حضرت بانی سلسلہ کی آڑے وقت کی دعا ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"اے میرے محسن اور اے میرے خدا۔ میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا' احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے چارہ گر کوئی نہیں۔

آمین۔ ثم آمین

یہ میرا چہرہ ہے میں کیوں اسے چھپاؤں گا
میں اس پہ غیر کا چہرہ نہیں لگاؤں گا
میری باتوں کو میری باتیں مان
جو سناؤں گا سچ سناؤں گا
لے کے الفاظ غیر کے منہ سے
جگ ہنسائی نہیں کراؤں گا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفیٰ تبسم

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی سے انٹرویو

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی خدا تعالیٰ کے فضل سے 1952ء سے محلہ دارالنصر کے صدر چلے آرہے ہیں۔ گو اس وقت دارالنصر ایک ہی محلہ تھا لیکن اب دارالنصر۔ 'دارالنصر غربی' دارالنصر وسطی' دارالنصر شرقی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ محترم مولانا بھامبڑی صاحب دارالنصر غربی الف میں اس وقت صدارت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آج ان سے کی گئی چند باتیں قارئین الفضل کے لئے پیش خدمت ہیں۔

محترم مولانا محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ آپ کو اور محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل کو جزائے خیر دے۔

اپنی پیدائش کا بتایا کہ میری پیدائش جون 1914ء میں بھامبڑی گاؤں میں ہوئی جو کہ بھارت میں ہے اور جس کی نصف آبادی اس وقت مسلمان جاٹوں کی اور نصف آبادی ہندوؤں اور سکھوں کی تھی خاکسار ایک جاٹ زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھتا ہے ایک چھوٹے بھائی مکرم عبدالعزیز بھامبڑی ہیں جو کہ لمبے عرصے تک نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بطور محتسب خدمت سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اب وہ ریٹائرڈ ہو کر کینیڈا میں مقیم ہیں پچھلے دنوں پاکستان آئے ہوئے تھے۔

میرے والد صاحب کا نام چوہدری عبدالکریم صاحب تھا وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ ایک مربعہ زمین تھی بھامبڑی گاؤں میں' اور اس زمین کو ٹھیکہ وغیرہ پر دے دیتے تھے جو آمد اس سے ہوتی اس سے اپنی گزر اوقات بہت اچھے طریق سے جاری رہی۔ 1918ء میں وہ احمدی ہو گئے۔ اس وقت ہم بالکل بچے تھے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ہم پیدائشی احمدی ہیں۔ اباجان بہت مخلص احمدی تھے اور دین کے ساتھ خاص تعلق رکھتے تھے 'گاؤں میں بہت معزز سمجھے جاتے تھے۔ ان کے کہنے کو کوئی موڑتا نہیں تھا گاؤں کے اکثر فیصلے محترم اباجان کے پاس لائے جاتے تھے اور وہ بڑی سمجھداری اور سُوجھ بُوجھ سے فیصلہ کرتے تھے۔ برادری میں بھی بڑے معروف تھے اور جب 1918ء میں اباجان احمدی ہو گئے تو اس وقت بھی ان کا اچھا اثر و رسُوخ تھا اور اچھا اثر و رسُوخ ہونے کی وجہ سے کوئی مخالفت میں تشدد نہیں کرتا تھا۔ میری والدہ محترمہ کا نام کریم بی بی تھا اور بفضلِ تعالیٰ وہ موصیہ تھیں ضلع جالندھر کی رہنے والی تھیں بہت نیک تھیں۔

ہمارے خاندان میں احمدیت خدا کے فضل سے ہمارے والد صاحب کے ذریعے پھیلی۔ 1917ء میں میرے والد صاحب کی بینائی کافی کمزور ہو گئی اور آنکھیں بنوانے (اپریشن کروانے) کے لئے نُور ہسپتال قادیان میں داخل ہو گئے۔ معروف آدمی تھے۔ جب محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) اور اسی طرح دوسرے احمدی احباب کو علم ہوا کہ چوہدری عبدالکریم صاحب آئے ہوئے ہیں تو انہوں نے دعوتِ الی اللہ شروع کی اور میرے ابا جان کے دل میں جو مسائل تھے ان کا مدلل جواب دیا اور جب میرے والد صاحب کی سمجھ میں آگیا کہ اصل حقیقت یہ ہے (-) تو وہ بفضلہٖ تعالیٰ احمدی ہو گئے۔ محترم والد صاحب کو گاؤں کے اکثر لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ نے قادیان جا کر احمدی ہو جانا ہے تو ہم آپ کو کبھی بھی نہ جانے دیتے۔ بے شک آپ اندھے ہو جاتے ہم آپ کو بالکل نہ جانے دیتے۔ والد صاحب کہا کرتے تھے کہ قادیان جا کر میری جسمانی اور روحانی آنکھوں دونوں کو نُور مل گیا روحانی آنکھیں کھل گئیں اور جسمانی آنکھوں نے بھی کام شروع کر دیا۔ یہ سب احمدیت کی برکت ہے۔ والد صاحب اکتوبر 1931ء میں فوت ہوئے۔

قادیان کے متعلق بتاتے ہوئے مولانا کہتے ہیں۔

مجھے قادیان کے بہت سارے واقعات نے متاثر کیا۔ وہاں کا ماحول بہت پاکیزہ تھا۔ ہم وہاں جس آدمی کو دیکھتے وہ ہمیں فرشتے کی مانند نظر آیا ہم دونوں بھائی یوں سمجھتے تھے کہ یہاں پر فرشتے رہتے ہیں۔ بہت ہی پاکیزہ اور پیارا ماحول تھا۔ بہت ہی اخلاص رکھنے والے سب لوگ تھے جس سے ہم دونوں بھائی بہت متاثر تھے اور پرائمری اپنے گاؤں میں پاس کرنے کے بعد خاکسار اور بھائی عبدالعزیز 1926ء میں دونوں قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ میں ہمارے اساتذہ بہت ہی بزرگ تھے۔ ان میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ' اسی طرح حضرت مولانا غلام نبی صاحب مصری اور مولانا تاج دین صاحب لائل پوری' ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ)۔ چوہدری غلام حیدر صاحب جو کہ سیالکوٹ کے رہنے والے تھے یہ ہمیں انگریزی پڑھایا کرتے تھے حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب بھی ہمارے دوسرے استادوں کی طرح بہت نیک' شفیق اور مہربان استاد تھے۔ جن اساتذہ سے ہمیں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ان کا جماعت میں بڑا مقام ہے ہم دونوں بھائیوں کو ان سب کے شاگرد ہونے پر آج بھی بہت فخر ہے۔ حضرت مولانا غلام نبی صاحب مصری کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مصر بھی بھیجا بہت ہی بزرگ شخصیت تھی اسی طرح حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) بہت ہی بزرگ تھے صاحبِ کشوف تھے۔ اور بہت دعاگو تھے ہمارے سارے اساتذہ بہت ہی خیال رکھنے والے ہمدرد اور ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنے شاگردوں کا ہر طرح سے خیال رکھنے والے۔ ہم نے ان سے بہت کچھ حاصل کیا۔ ان کا علم و فضل دیکھ کر' ان کے چہرے' ان کی ہمدردی' بزرگی' اور شفقت دیکھ کر ہم بہت متاثر ہوئے۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے متعلق بیان کرتے ہوئے مولانا نے کہا۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب جامعہ احمدیہ میں ہمارے حدیث کے استاد تھے۔ حضرت میر صاحب کی شخصیت بڑی پُرکشش تھی۔ زیادہ تر حدیث کا درس دیا کرتے تھے اس قدر سادہ تھے۔ کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ جو اچکن وہ پہنے ہوئے ہیں کندھے کے قریب جو پیوند لگا ہوا ہے اس کا رنگ اچکن کے رنگ سے مختلف تھا لیکن کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے بہت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ہاتھ میں سوٹی رکھا کرتے تھے۔ اچکن اور ٹوپی پہنا کرتے تھے لونگی بھی پہنا کرتے تھے بہت ہی پُرکشش بہت ہی پیاری شخصیت تھے۔ ایک مرتبہ خاکسار بیمار ہو گیا اور مجھے اس دوران چند دن قادیان میں رہنا پڑا اس وقت ناظر ضیافت حضرت میر محمد اسحاق صاحب تھے ڈاکٹر نے میری بیماری دیکھتے ہوئے دوائی کے ساتھ دس دن بکری کا شوربہ استعمال کرنے کو کہا۔ خاکسار حضرت میر صاحب کے پاس گیا اور عرض کیا کہ ڈاکٹر نے دس دن بکری کا شوربہ استعمال کرنے کو کہا ہے۔ خاکسار نے ڈرڈر کر کہا اور دل میں خیال گزرا کہ شاید منظور نہ ہو لیکن حضرت میر صاحب نے بڑی خندہ پیشانی سے فرمایا کہ آپ کو ضرور روزانہ بکری کا شوربہ مل جایا کرے گا۔ وہاں ایک بزرگ ہوتے تھے مولانا غلام احمد صاحب فرخ کے والد تھے محترم غلام قادر صاحب وہ کھانا تقسیم کیا کرتے تھے حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے انہیں ارشاد فرمایا کہ اگر یہ (ابراہیم) وقت پر حاضر نہ ہو تو اس کے لئے بکری کا شوربہ رکھ لیا کرو۔ خاکسار بچہ تھا اس وقت۔ بہت ہی پیاری شخصیت تھی بہت ہمدرد جن سے خاکسار بہت متاثر ہوا (عید) خوشی کے موقعہ پر ہر سال حضرت میر صاحب مہمانوں کے لئے پلاؤ پکایا کرتے تھے اور بہت مرتبہ ایسا دیکھا کہ حضرت میر صاحب مٹی کے پیالوں میں (اس وقت مٹی کے پیالے زیادہ استعمال ہوتے تھے) سب مہمانوں کو خود ڈال کر اپنے مبارک ہاتھوں سے دیتے اور بار بار ہر مہمان سے فرماتے کہ اور کھائیں اور کھائیں اور بہت خوش ہوتے تھے سب کو دیکھ کر۔ ایسی پیاری شخصیت کہ آج بھی خاکسار کو وہ نظارے اسی طرح یاد ہیں۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے متعلق بتاتے ہوئے مولانا کہتے ہیں۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی بھی بہت پیاری' بہت بزرگ شخصیت تھی اکثر ہم ان کا قصیدہ بدرگاہ ذی شان خیر الانام۔ جو رسول کریم ﷺ کی شان میں لکھا ہے بہت پڑھتے تھے اور بہت سی نظموں کے علاوہ یہ قصیدہ بھی مجھے یاد ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق بتاتے ہوئے کہا۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے پاس خاکسار کو تین سال تک سن 1941ء سے 1944ء تک بطور P.A۔ پی۔ اے کے کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ گھر کا سودا سلف بھی خاکسار لایا کرتا تھا۔ ڈاک بھی خاکسار لایا کرتا تھا روزانہ کی۔ اور اسی طرح روزانہ کی ڈاک کا جواب بھی خاکسار لکھا کرتا تھا اور جو کام بھی میرے ذمہ ہوتا وہ کیا کرتا تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی شخصیت بہت مہربان تھی بہت خیال رکھا کرتے تھے ان سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کی توفیق نصیب ہوئی۔ دفتری کام خاکسار نے حضرت میاں صاحب سے ہی سیکھا ہے ایک بہت پیاری یاد جو کبھی نہیں بھولتی کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب جب بھی نیا قلم (پین) استعمال کرتے تو کہتے (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے) یہ بات مجھے بہت پیاری لگی اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو ہمارے لئے خاص طور پر میرے لئے مشعلِ راہ بنیں ان سے سیکھیں۔ بہت پیارا بہت نورانی چہرہ محبت کرنے' والا پیار کرنے والا' ہر ایک سے شفقت کرنے والا وجود تھا۔ (اللہ ہمیشہ ان پر رحم فرمائے)

تعلیم کے متعلق بتایا۔

خاکسار پرائمری پاس کرنے کے بعد اپنے چھوٹے بھائی عبدالعزیز بھامبڑی جس نے میرے ساتھ ہی پرائمری پاس کی قادیان آگیا قادیان مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تعلیم کا آغاز تو بھامبڑی گاؤں سے ہوا یہ قادیان سے پانچ میل دور تھا ہم دونوں بھائی روزانہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے پانچ میل صبح اور پانچ میل شام پیدل سفر کرتے جو ہم بآسانی پون گھنٹے آنے پون گھنٹے جانے میں کرتے تھے ہم دونوں بھائی 7 سال روزانہ مدرسہ احمدیہ اور 2 سال جامعہ احمدیہ میں پیدل روزانہ دس میل سفر کر کے تعلیم حاصل کرتے رہے یہ نو سال بنتے ہیں اس زمانہ میں مدرسہ احمدیہ کی سات جماعتیں ہوا کرتی تھیں خاکسار نے بفضلہٖ تعالیٰ ساری کلاسیں پاس کیں میرے بھائی عبدالعزیز بھامبڑی نے بھی میرے ساتھ ہی یہ کلاسیں پاس کیں اور اس کے بعد ہم دونوں جامعہ احمدیہ میں داخل ہو گئے مدرسہ احمدیہ میں ہمارے اساتذہ جن کا پہلے میں نے ذکر کیا ہے ان میں حضرت ماسٹر محمد طفیل صاحب بٹالوی ماسٹر چوہدری عبدالواحد ہمیں سائنس پڑھایا کرتے تھے حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب ہوتے تھے یہ ہمارے سارے استاد بہت پاکیزہ' بزرگ اور پیار کرنے والی ہمدرد شخصیات تھیں۔ جب بھی خاکسار ان کے متعلق تصوّر کرتا ہے تو سمجھتا ہے کہ وہ تو آسمانِ احمدیت کے چمکتے ہوئے ستارے تھے۔ جامعہ میں ہمارے اساتذہ میں حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب یہ مفتی سلسلہ بھی تھے حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب' حضرت

ایک اچھی بات

ملنے والے معاوضے کی نسبت اگر آپ تھوڑا سا زیادہ کام کر دیں تو یہ نیکی شمار ہوگی۔ اور آپ کو اس نیکی کا ثواب ملے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ ابوالحسن قدسی جو کہ حضرت سید عبداللطیف صاحب (راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے) کابلی کے صاحبزادے تھے، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلالپوری، حافظ مبارک احمد صاحب، ماسٹر سردار مصباح الدین صاحب، یہ ہمیں انگریزی پڑھایا کرتے تھے یہ سب بزرگ شخصیات ہمارے جامعہ کے استاد تھے۔ اور ان سے ہم نے بہت کچھ سیکھا۔ جامعہ سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ ابا جان کے ساتھ زمینداری کا کام کیا جیسا کہ خاکسار نے عرض کیا کہ 1941 سے 1944ء تک حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے پاس کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد دفتر مال میں خاکسار کی تقرری ہوئی بطور اپرسٹ کلرک کے۔ خاکسار 1944 سے 1947ء تک تین سال تک اپنے فرائض انجام دیتا رہا 1947ء میں تعلیم الاسلام سکول قادیان میں بطور ٹیچر تقرری ہوئی جب پاکستان بنا تو ہم چنیوٹ آ گئے۔ پھر ربوہ تعلیم الاسلام میں خدمت کا موقعہ ملا 1974ء میں خاکسار تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے ریٹائر ہوا۔

آپ اپنے شاگردوں کے متعلق بتاتے ہوئے کہتے ہیں۔

میرے شاگرد اس وقت پوری دنیا میں موجود ہیں اور مجھے ان پر فخر ہے محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان خاکسار کے شاگردوں میں سے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بھی میرے بہت پیارے شاگردوں میں سے ہیں۔ اور آج کل اللہ کے فضل سے ناظرِ تعلیم ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، محترم نواب عباس احمد خان صاحب کے صاحبزادے محترم نواب فاروق احمد خان صاحب بھی اور محترم بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام بیت الفضل لنڈن، محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن، محترم منیرالدین صاحب شمس بھی اور بھی بہت سے میرے شاگرد ہیں خدا کا یہ بہت فضل ہے کہ خاکسار کے زیادہ تر شاگرد مربیان سلسلہ ہیں۔ اللہ ان کو اور زیادہ خدمتِ دین کی توفیق دیتا رہے اور ان کے شاملِ حال رہے۔ مجھے فخر حاصل ہے کہ میرے جیسے نالائق ناچیز کے شاگرد بہت احسن طریق پر کام کر رہے ہیں۔ محترم سمیع اللہ صاحب سیال وکیل الدیوان بھی میرے شاگرد ہیں۔ خاکسار ان سب کو دیکھ کر اللہ کا بہت شکر ادا کرتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق محترم مولانا نے بتایا۔

ہم چھوٹے تھے دونوں بھائی تو ہمارے ابا ہر جمعہ کو بیت میں عبادت کے بعد ملاقات میں حضرت صاحب سے صرف یہی عرض کرتے کہ حضرت صاحب میں بوڑھا ہو رہا ہوں مجھے ڈر ہے کہ یہ میرے بچے دشمن کے قابو میں نہ آ جائیں۔ تو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ہمیشہ فرمایا کرتے تھے اللہ فضل فرمائے گا۔ آپ بھی دعا کریں میں بھی دعا کروں گا۔ یہ حضرت صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ نے ہمیں ثابت قدم رکھا۔ حضرت صاحب کی دعاؤں سے دونوں بھائیوں نے مولوی فاضل پاس کیا۔ اپنے علاقہ میں۔ اس وقت میں اور میرے بھائی عبدالعزیز بھامبڑی ہی مولوی فاضل تھے ہمارے والد صاحب بہت خوش ہوا کرتے تھے یہ سوچ کر کہ احمدیت کے نُور کے طفیل میری جسمانی آنکھیں بھی کھلیں اور میرے بچے بھی پڑھ گئے۔

بہن بھائیوں کے متعلق بتاتے ہوئے کہا۔

اللہ نے ہمارے والد صاحب کو تین بیٹیوں اور 5 بیٹوں سے نوازا ایک کا نام زینب بی بی تھا دوسری کا نام ہدایت بی بی تھا یہ خدا کے فضل سے بہت مخلص احمدی اور موصیہ تھیں ہم دو بھائی حقیقی والدہ صاحبہ کی طرف سے خاکسار۔ اور عبدالعزیز ہیں۔ تین بھائی دوسری والدہ میں سے تھے جب والد صاحب نے بیعت کی وہ جوان تھے لیکن افسوس ہے۔ کہ بیعت کرنے کی سعادت سے محروم رہے۔

وقف کی بات کرتے ہوئے بتایا۔

خاکسار جب ہائی سکول یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور ٹیچر مقرر ہوا اس وقت سے وقف ہے۔ خدا کے فضل سے 1926ء سے باقاعدہ ہر سال جلسہ سالانہ پر ڈیوٹیاں دینے کی توفیق بھی ملتی رہی جب تک جلسہ سالانہ 1983ء تک انعقاد ربوہ میں ہوتا رہا۔ 1926ء میں ہمارے جلسہ کے افسر جلسہ سالانہ مولانا غلام حسین صاحب تھے ماسٹر محمد طفیل صاحب ہمارے حلقہ کے افسر تھے۔ حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب انچارج ہوتے تھے بڑی تندہی کے ساتھ رات دن بڑی خوشی سے کام کرتے تھے شوق ہوتا تھا کہ دوسرے ساتھیوں سے زیادہ ہم جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی دیں۔ کبھی گھبراتے نہیں تھے خدا کے فضل سے کبھی کوتاہی نہیں ہوئی۔ ویسے تو ابتداء سے 1921ء سے یعنی گزشتہ 76 سال سے اللہ نے توفیق دی ہوئی ہے ڈیوٹیاں دے رہا ہوں۔

1952ء سے اس محلّہ (دارالنصر غربی الف) کے صدر کے طور پر اب تک مسلسل خدمت کی توفیق نصیب ہو رہی ہے 45 سال سے۔ یہ بھی اسی کا خاص فضل ہے۔ وقف جدید میں خاکسار کا تقرر بطور انسپکٹر ارشاد کے 1976ء میں ہوا۔ 1995ء تک یہ سعادت حاصل رہی۔ 1976ء میں ہمارے ناظم ارشاد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (اللہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہے) امام جماعت احمدیہ الرابع تھے پانچ سال ان کے زیر سایہ خدمت کی توفیق ملی۔ ایک بات جو کہ مجھے بہت ہی پسند تھی وہ یہ کہ جب بھی حضرت صاحب (ناظم صاحب ارشاد) کمرے میں داخل ہوتے اونچی آواز میں سلام...... کہتے بہت پیاری بات تھی کہ سلام کو رواج بھی ملتا اور ہم جیسوں کی تربیت بھی ہو جاتی روزانہ 11 بجے تک کمرے میں تشریف فرما ہوتے تو خاکسار ڈاک پیش کیا کرتا: اک اور دوسرے امور سے فارغ ہو کر حضرت صاحب مطب میں تشریف لے جاتے مریضوں سے نہایت شفقت سے پیش آتے اور غریب اور نادار مریضوں کی دوائی کے علاوہ ذاتی طور پر مدد بھی کیا کرتے۔

ایک مرتبہ بارش ہو رہی تھی خاکسار روزانہ دارالنصر سے آتا تھا سائیکل پر تو حضرت صاحب نے ازراہِ شفقت خاکسار کو کہا کہ مولوی صاحب میں گاڑی پر آپ کو چھوڑ آتا ہوں خاکسار نے کہا کہ (اللہ آپ کو جزا دے) میرے پاس سائیکل ہے سائیکل پر چلا جاؤں گا مجھے یہ بات آج تک بہت پیاری لگتی ہے جب بھی سوچتا ہوں ان کی شفقت تو تھی ہی خاکسار اِن سے بطور ناظم ارشاد بھی بہت پیار کرتا تھا۔ یہ سعادت بھی مجھے حاصل ہوئی کہ روزانہ ان کے آنے سے قبل دفتر سے پھولوں پتیوں جس چیز کا بھی بنا۔ گلدستہ بنا کر ٹیبل پر سجا دیتا۔ میرا معمول تھا کہ دفتر کھلنے کے اوقات سے نصف گھنٹہ پہلے دفتر آتا اور یہ طریق 1995ء تک جاری رہا۔ مجھے دلی تسکین ہوتی تھی کہ حضرت صاحب آئیں تو پہلے ان کی ٹیبل پر پیارا سا گلدستہ ہو۔

سید محمود احمد ناصر

نہر سویز

اس مضمون کا مواد جرمن مصنف پال ہرمن کی کتاب کے انگریزی ترجمہ Conquest of Man سے ماخوذ ہے۔

825ء میں یورپین بادشاہ شارلیمین کے دربار میں ایک آئرش جغرافیہ دان ڈی سوئی لس نے اپنی جغرافیہ پر کتاب میں ایک راہب کا ذکر کیا ہے جو قریباً 750ء میں یروشلم کی زیارت کے سفر کے دوران نیل کو سرزمین میں ایک نہر سے گزرا جو نیل کو بحیرہ احمر سے ملاتی ہے۔ ڈی سوئی لس لکھتا ہے کہ میں نے کسی کتاب میں تو یہ نہیں پڑھا کہ نیل کی کوئی شاخ بحیرہ احمر سے ملتی ہے مگر راہب فیڈلیس نے میری موجودگی میں اس بات کی تصدیق کی۔ اس کے بیان کے مطابق پادری اور عام عیسائی یروشلم کی زیارت کے لئے آتے ہوئے نیل پر سفر کرتے رہے ہیں۔ اور وہ جہازوں پر سوار ہو کر بحیرہ احمر میں نیل کے ایک دہانہ پر پہنچ جاتے ہیں۔

ڈی سوئی لس کو تو یہ علم نہیں تھا مگر ہم جانتے ہیں کہ بحیرہ احمر پر نیل کا یہ دہانہ دراصل ایک نہر تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ صدی میں نہر سویز بنانے والوں کی Plan ایک قدیم نمونہ پر مبنی تھی۔

بحیرہ احمر اور بحیرہ روم کو نہر کے ذریعہ ملانے کا کام رعمسیس ثانی نے کیا جو تیرھویں صدی قبل مسیح میں ہوا۔ بعد میں یہ نہر صحرا کی ریت کی نذر ہو گئی۔

سات سو سال بعد فرعون نکوہ نے اس نہر کی تجدید کروائی۔ ہیروڈوٹس نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نہر اتنی لمبی ہے کہ چار دن میں طے ہوتی ہے۔ اور اتنی چوڑی ہے کہ دو بڑے بڑے یونانی جہاز اس میں سما سکتے ہیں۔ پانی نیل سے حاصل کیا جاتا ہے۔ ایک لاکھ بیس ہزار مصری اس کی تعمیر میں ہلاک ہوئے۔

سو سال بعد ایرانی بادشاہ دارا نے اس نہر کو بہتر بنایا اور اس کو مزید وسعت دی۔ اس بات کی تصدیق پانچویں صدی ق م کے ایک کتبہ سے ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہر 150 چوڑی اور 20 فٹ گہری تھی اور اس کے کنارے چوکور تراشے ہوئے پتھروں سے بنائے گئے تھے۔ اس کے بعد یہ نہر تاریخ کی لمبی خاموشی کا شکار ہو جاتی ہے۔

500 سال بعد مورخ پلوٹارک بیان کرتا ہے کہ ملکہ قلوپطرہ نے اپنا بیڑہ بحیرہ احمر میں پہنچانے کی کوشش کی مگر یہ کوشش ناکام رہی۔ شاید نہر کے کچھ حصے ناقابل استعمال ہو چکے تھے۔

شہنشاہی دور کے رومن جغرافیہ دان بحیرہ روم اور بحیرہ احمر کے درمیان آبی رابطہ کا علم رکھتے تھے۔ اور وہ نہر سویز کو "ٹروجن کا دریا" کہتے تھے۔ قیاس ہے کہ شہنشاہ ٹروجن نے اس نہر کو از سر نو جہاز رانی کے قابل بنانے کی کوشش کی مگر یہ کوشش ناکام رہی۔

ساتویں صدی کے لگ بھگ خلیفہ (نقل مطابق اصل) نے مصر کی فتح کے بعد نہر سویز دوبارہ جاری کی اور ان کے بعد 100 سال تک عرب جہاز اس میں چلتے رہے مگر یہ جہاز زیادہ تر جنگی تھے کیونکہ خلیفہ عمر کا عرب اور مصر کے درمیان تیز مواصلاتی نظام قائم کرنے کا مقصد زیادہ تر فوجی تھا (نقل مطابق اصل) مگر اس میں تجارتی اور مسافر جہاز بھی چلتے تھے اور اسی دور میں مذکورہ بالا راہب فیڈلیس نے اس میں سفر کیا تھا۔

770ء کے قریب عباسی خلیفہ ابو جعفر نے نہر کے کچھ حصے بند کرا دیئے تھے تاکہ جنوبی عرب کے باغیوں کو مصر کے لئے راستہ مسدود ہو جائے۔

پھر نہر سویز ایک لمبی خاموشی کا شکار ہو گئی۔

پندرھویں صدی کے آخر میں پرانی نہر کے نشانات موجود تھے یورپ کے کہنے پر 1484/5ء میں عیسائی جو ایبے سینیا کے لئے روانہ ہوئے انہوں نے یہ آثار دیکھے تھے ان میں سے ایک Battisa D'Imola (باتیساڈی امولا) لکھتا ہے۔

قاہرہ سے روانگی کے دوسرے روز ہم بحیرہ احمر پہنچے اور اگلے روز ایک چوڑی کھائی پار کی جو مصر کے بادشاہ نے کھدوائی تھی اور پھر ایران کے بادشاہ دارا نے اور پھر ٹالمی (سکندر کا ایک جرنیل) نے اس کی تجدید کی۔ یہ سو فٹ چوڑی ہے یعنی 53 قدم اور 30 فٹ گہری ہے۔ اور بحیرہ احمر کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے مگر چونکہ بحر ہند کی سطح بحیرہ روم سے اونچی ہے اس لئے ان بادشاہوں نے نہر مکمل کرنا نہ چاہی کیونکہ سمندروں کو ملانے کے نتیجہ میں سارا مصر زیر آب آ جاتا اس کے آثار موجود ہیں اب بھی تعجب کا احساس پیدا کرتے ہیں اگرچہ باد سموم جو ریت لائی ہے اس نے جگہ جگہ کھائی کو پر کر دیا ہے۔

200 سال بعد 1671 میں ایک معروف جرمن عالم نے شہنشاہ فرانس لوئی شانزدھم کو مصر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام

سیمینار بسلسلہ گولڈن جوبلی پاکستان

پاکستان کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں ایک سیمینار مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 22۔ جون 1997ء کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے طول و عرض سے معروف شخصیات نے شرکت کی اور مختلف اہم موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ ان شخصیات میں سر فہرست بطور مہمان خصوصی محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر پنجاب کو مدعو کیا گیا تھا اور فاضل مقررین میں محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور' پاکستان فوج میں ایک لمبا عرصہ خدمت بجالانے والے میجر جنرل ریٹائرڈ محترم ناصر احمد صاحب' مشہور ماہر اقتصادیات اور سٹیٹ بینک آف پاکستان کے سابق ایڈوائزر محترم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب آف کراچی' علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے پروفیسر محترم بشیر احمد طاہر صاحب اور ماہر تعلیم و قلمکار محترم پروفیسر راجہ نصراللہ خان صاحب شامل تھے۔ اس سیمینار کے موقع پر ایوان محمود کو بڑے سائز کے سبز ہلالی پرچم' جھنڈیوں' لائٹوں' بینروں اور چارٹس وغیرہ کے ذریعہ بڑی محنت سے سجایا گیا تھا۔

اس سیمینار میں اہالیان ربوہ کی کثیر تعداد موجود تھی اور متعدد بیرونی شہروں سے تشریف لائے ہوئے معززین بھی حاضر تھے۔ ان سب احباب نے بڑی دلجمعی اور دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔ سیمینار کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت سے ہوا جو مکرم مبارک علی صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم غلام مصباح صاحب اور ان کے ساتھ خدام نے بہت خوبصورت آواز میں ترانہ پڑھا۔

وطن ہمارا دیکھو آ کر' دیکھو اس کی شان بھی
علم کی دولت ملتی ہے یاں ملتا ہے عرفان بھی
پاکستان زندہ باد پاکستان زندہ باد

اس سیمینار کا تعارف مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے پیش کیا۔ آپ نے اس سیمینار کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ وطن عزیز پاکستان کی گولڈن جوبلی کے حوالے سے آج مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام یہ سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس تاریخی موقع پر وطن سے محبت کے اظہار کی یہ ایک ہلکی سی جھلک ہے۔ وطن سے محبت کا اظہار ہمارے موجودہ امام جماعت احمدیہ نے ایک موقع پر ان الفاظ میں فرمایا:۔

"ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک کرے۔ ہم بہرحال اس وطن کے لئے ہر خطرے میں سب سے آگے آگے کھڑے ہوں گے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا۔ احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہوں گی ان تیروں کو لینے کے لئے۔"

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے انہوں نے اپنے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ آج کے اس سیمینار سے ہم سب بھرپور استفادہ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک پاکستان سے لے کر اس کے قیام اور پھر اس کی تعمیر و ترقی میں جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت اور پھر اس جماعت کے بے شمار افراد کو مختلف حیثیتوں میں کارہائے نمایاں سر انجام دینے کی توفیق حاصل ہوتی رہی ہے اور اب تک حاصل ہو رہی ہے۔

محترم صدر صاحب نے فرمایا بلاشبہ یہ ایک طویل مضمون ہے جو بہرحال ایک مجلس میں تو مکمل نہیں ہو سکتا۔ آج کی اس مختصر نشست میں وطن کی خدمت کے حوالے سے صرف چند احمدی سپوتوں کے بارہ میں اظہار خیال کرنے کے لئے ملک کی ممتاز شخصیات کو یہاں مدعو کیا گیا ہے۔

اس سیمینار کے پہلے مقرر محترم بشیر احمد صاحب طاہر اسلام آباد تھے۔ ان کی تقریر کا عنوان "حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اور پاکستان کی خارجہ پالیسی" تھا۔ آپ نے حضرت چوہدری صاحب کے سات سالہ دور وزارت خارجہ کا تفصیلی ذکر فرمایا اور محترم چوہدری صاحب نے قیام پاکستان کے بعد اپنے اس دور میں جو خدمات سرانجام دیں ان کو بھی پیش کیا۔ مسئلہ کشمیر' مسئلہ فلسطین' شمالی افریقہ کے اسلامی ملکوں کی آزادی کے بارے میں حضرت چوہدری صاحب نے اقوام متحدہ کے ایوانوں میں جو خدمات انجام دیں ان کا ذکر کیا۔ اور آپ نے حضرت چوہدری صاحب کی خارجہ پالیسی پر کئے گئے بہت سے اعتراضات کے نہایت مدلل اور ٹھوس جوابات دیئے۔

میجر جنرل ریٹائرڈ مکرم ناصر احمد صاحب نے "جماعت احمدیہ دفاع کے میدان میں" کے موضوع پر مختلف جنگوں میں جماعت احمدیہ کے قابل فخر سپوتوں کے کردار کو نمایاں کیا۔ آپ نے 1948ء کی جنگ میں جنرل نذیر احمد' کرنل بشیر احمد' 1965ء کی جنگ میں افتخار جنجوعہ کی کھیم کرن سیکٹر میں کامیابی اور 1965ء ہی کی جنگ میں جنرل اختر حسین ملک اور جنرل عبدالعلی ملک کی کشمیر اور سیالکوٹ کے محاذ پر تاریخی کامیابیوں کے حاصل ہونے اور ان کو بہادری کے اعلیٰ اعزاز ہلال جرات عطا ہونے کا ذکر کیا۔ اس کے بعد 1971ء کی جنگ میں میجر جنرل افتخار جنجوعہ کی چھمب سیکٹر میں تاریخی کامیابی اور دفاع وطن میں جان قربان کرنے کا ذکر کیا۔ اس کے بعد عزیز محمد ایوب صاحب اور ساتھی اطفال نے ترانہ "یہی پاک خطہ وطن ہے ہمارا" نہایت دلنشیں انداز میں پیش کیا۔

مکرم پروفیسر راجہ نصراللہ خان صاحب نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پاکستان میں سائنسی خدمات کے حوالے سے ان بہت سے کارہائے نمایاں کا ذکر کیا جو ڈاکٹر صاحب کی کوششوں کے مرہون منت ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب نے سب سے پہلے ایٹمی ری پروسیسنگ پلانٹ کے قیام کی تجویز دی جس کو اگر قبول کرلیا جاتا تو ایٹمی میدان میں پاکستان ترقی کے بہت سے میدان عبور کر چکا ہوتا۔ مکرم پروفیسر راجہ نصراللہ خان صاحب نے مختلف کتب و اخبارات کے اقتباسات سے محترم ڈاکٹر صاحب کے مقام و مرتبہ کو واضح فرمایا۔

مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) کی خدمات کا ذکر فرمایا۔ جس میں بطور چیئرمین پلاننگ کمیشن اور بطور مشیر اقتصادیات صدر پاکستان خدمات کا خاص طور پر ذکر تھا اور کہا محترم صاحبزادہ صاحب نے 1971ء کے بحران کے وقت کرنسی منسوخ کرنے کا فیصلہ کر کے تین دن کے اندر اندر اس کے متبادل کرنسی جاری کر کے ملک کی اقتصادیات کو مفلوج ہونے سے بچایا اور 1971ء کے پر آشوب حالات میں انتہائی بہترین بجٹ پیش کیا۔ جس میں خود انحصاری' سادگی اور ترقی کے اصول متعین کئے گئے تھے۔ اس کے بعد سیمینار میں مکرم طاہر محمود صاحب اور مکرم الیاس احمد صاحب نے محترم ثاقب زیروی صاحب کا لکھا ہوا ایک ترانہ پڑھا۔

محترم چوہدری حمید اللہ نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کی سوانح اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے نہایت دلچسپ جملہ کہا کہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی خدمات بیان کرنے کے لئے بھی کوئی ظفراللہ خان چاہئے۔ انہوں نے حضرت چوہدری صاحب کے حالات زندگی' ان کی غیر معمولی حب الوطنی کے واقعات' مسلمانوں کی ہمدردی کے واقعات اور باؤنڈری کمیشن میں خدمات کا خاص طور پر ذکر کیا۔

مہمان خصوصی محترم مرزا عبدالحق صاحب نے اپنے اختتامی ریمارکس میں فرمایا کہ تاریخ پاکستان کے ہر مرحلے میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمات ساری جماعت احمدیہ کی خدمات کا عنوان ہیں۔ جماعت کا ایک ایک فرد آپ کی خدمات کے حوالے سے ملت کی خدمت میں وقف تھا۔

سیمینار کے آخر پر محترم راجہ منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے فاضل مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ نہایت خوبصورت پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

پروفیسر میاں محمد افضل

رشک اور حسد

الفضل ایک ایسا فورم بھی ہے جس میں بعض اوقات عالمانہ بحثیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ مثلاً "رشک" اور "حسد" کے الفاظ کافی عرصہ سے زیر بحث چلے آ رہے ہیں۔ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ نے ڈکشنری کا سہارا لے کر "رشک" کی بظاہر مکروہ صورت بھی پیش کی جسے محترم نور احمد صاحب نے واجب التسلیم قرار نہ دیا۔ محترم شیخ محمد حسین صاحب نے ایک حدیث شریف پیش کر کے حسد کے دو قابل تعریف پہلوؤں کی نشاندہی کی۔ مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب نے کلام امام جو یقیناً امام الکلام ہے' کا سہارا لیتے ہوئے حسد کا خدائی صفت ہونے کی بات کی۔ گویا حدیث کے مطابق حسد کی دو استثنائی صورتوں پر مہر تصدیق ثبت ہو گئی۔ سو یہاں تک پہنچ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

1 رشک اور حسد دو مختلف زبانوں کے الفاظ ہیں یعنی فارسی اور عربی

2 دونوں الفاظ مترادف نہیں

3 "رشک" کے مستعمل معانی ایک قابل قدر جذبہ کے اظہار کے ہیں۔

4 "حسد" مسابقت فی الخیر میں الٰہی اخلاق کا ظل ہے۔ آپ کسی نیک آدمی سے حسد اس رنگ میں کرتے ہیں کہ میں ان کو نیکی میں پیچھے چھوڑ کر ان سے آگے بڑھ جاؤں گا۔ یعنی ان کا اعلیٰ مقام حاصل کرنا مجھے چبھتا نہیں بلکہ مزید نیکی پہ اکساتا ہے۔

ان چار نکات کی روشنی میں بات کافی واضح ہو جاتی ہے لیکن اگر پھر بھی بعض ذہنوں میں الجھن ہو تو ہم رجوع کرتے ہیں حضرت امام جماعت الرابع کی تحریر کی طرف جس میں انہوں نے بڑے خوبصورت اور واضح انداز میں رشک اور حسد کے فرق کو بیان کیا ہے۔ امید ہے اس کے بعد مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہے گی۔ آپ اپنے خطبہ فرمودہ 25 نومبر 1994ء میں فرماتے ہیں:۔

"حسد نہ کرو۔ اچھی چیز دیکھ کر تمہارے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔ ہر بات جو فطرت کے اندر موجود ہے اس کی دو صورتیں ہیں (۔) ایک صورت اس حدیث میں پیش ہو رہی ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھتا ہے۔ اگر اچھا دیکھتا ہے تو اس کے نتیجے میں اگر کوئی تکلیف ہو رہی ہے کسی قسم کی تو پھر جو کچھ بھی جذبات پیدا ہوتے ہیں وہ حسد ہیں۔ اگر خوشی ہو رہی ہے تو اسے رشک کہتے ہیں وہ حسد نہیں ہے (۔) رشک سے منع نہیں فرمایا ہے اور حسد کی پہچان یہ ہے اور ایسی پہچان ہے جو کبھی آپ سے جھوٹ نہیں بولے گی۔ جب اپنے بھائی کو کسی اچھی حالت میں دیکھیں تو اپنے دل میں ٹٹول کر دیکھیں کہ آپ کو خوشی ہوئی ہے کہ غم پہنچا ہے۔ اگر معمولی سا بھی صدمہ ہوا ہو تو پھر آپ میں حسد پیدا ہونے کا احتمال موجود ہے' یہ خطرہ موجود ہے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

روسی پارلیمنٹ کا نیا بل

روسی پارلیمنٹ نے حال ہی میں ایک بل پاس کیا ہے جس کی رو سے نئی مذہبی تنظیموں پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے لیکن ابھی تک اس بل پر روس کے صدر بورس یلسن نے دستخط نہیں کئے اس لئے وہ ابھی ملک میں نافذ نہیں ہو سکا۔ لیکن امریکہ کی سینیٹ نے اس بل کا سخت نوٹس لیا ہے اور بیشتر اس کے کہ مذکورہ بل روس کے صدر کے دستخطوں کے بعد لاگو ہوتا امریکی سینیٹ نے پہلے ہی روس کو دھمکی دے دی ہے کہ اگر ماسکو نے بعض مذاہب پر پابندیاں عائد کیں کہ تو اس کی امداد منقطع کر دی جائے گی۔ اور بلکہ اس نے ایک بل کی منظوری دے بھی دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ روس کے صدر بورس یلسن نے اگر اس بل کی منظوری دے دی تو روس کو دی جانے والی تقریباً 20 کروڑ ڈالر کی امداد روک لی جائے۔

○○○

گوشت خوری' چھاتی کے کینسر کی وجہ

تمباکو نوشی کے بعد اب گوشت خوری کو بھی کینسر پیدا کرنے والا بڑا عامل خیال کیا جا رہا ہے اور خاص طور پر چھاتی کا کینسر پیدا کرنے میں گوشت خوری کا عنصر بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ حال ہی میں کینیڈا میں ایک بین الاقوامی کانفرنس چھاتی کے کینسر کے متعلق منعقد کی گئی جس میں 30 ملکوں کے 650 وفود شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے مندوبین کے مطابق جن ملکوں میں لوگ گوشت زیادہ کھاتے ہیں ان میں کینسر زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور جہاں سبزیاں کھانے کا زیادہ رجحان ہے وہاں بہت کم لوگ چھاتی کے کینسر کا شکار ہوتے ہیں۔ مندوبین نے یہ بھی کہا ہے کہ آلودہ پانی اور ناقص خوراک بھی اس سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں کینسر کے علاج کے لئے بتایا گیا ہے کہ وٹامن سی کی مناسب مقدار کھانے سے اس مرض میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی کہا گیا کہ 50 سال سے زیادہ عمر کی خواتین کو لازمی طور پر ایکسرے کروا کر کینسر کی تشخیص کراتے رہنا چاہئے۔

○○○

برطانیہ میں جرائم میں تشویشناک اضافہ

مغربی تہذیب میں مادر پدر آزادی کو جس طرح اپنایا گیا ہے اس کے نتیجہ میں اب برطانیہ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں بھی جرائم میں خوفناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ چند دہا کے پہلے تک برطانیہ ایک پرسکون معاشرہ کی مثال تھا جہاں چوری چکاری دنگا فساد اور قانون شکنی برائے نام تھی لیکن اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ پچھلے پانچ سال میں قیدیوں کی تعداد میں 50 فیصد اضافہ ہو گیا ہے۔ اور زیادہ حیران کن بات یہ ہے کہ خواتین قیدیوں کی تعداد میں بھی خوفناک شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اور نوبت بہ ایں جا رسید کہ برطانیہ کے سابق ڈائریکٹر جنرل جیل خانہ جات نے بتایا ہے کہ برطانیہ میں قیدیوں کی تعداد میں روز بروز اتنی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے کہ ہر ماہ ایک نئی جیل تعمیر کرنی پڑتی ہے۔ اور اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ جیلوں کی تعمیر کے لئے جگہ نہیں مل رہی۔ اور یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ بحری جہازوں کو جیلوں میں تبدیل کیا جائے اور قیدیوں کو بحری جہازوں میں رکھا جائے۔

○○○

مزائیل ٹیکنالوجی انسانیت کی خدمت کے لئے

سائنس نے جہاں ایٹم بم کی طرز کے تباہ کن ہتھیار بنانے میں مدد دی ہے وہاں انسانی بہبود اور آسانی کے لئے بھی بے شمار کام کیا ہے۔ لیزر پر ریسرچ کا کام بنیادی طور پر سٹار وار پروگرام کے لئے کیا گیا لیکن آج اسی لیزر سے طب اور دیگر میدانوں میں ایسے ایسے حیران کن کام لئے جا رہے ہیں جس سے انسان کو بے حد و حساب فوائد حاصل ہو رہے ہیں۔ اس لئے یہ انسان کا اپنا کام ہے کہ چاہے تو سائنس کو اپنے فائدہ کے لئے کام میں لائے اور چاہے تو انسانیت کو نیست و نابود کرنے کے شیطانی منصوبے بنائے۔

آج کل میزائل ٹیکنالوجی کا بڑا چرچا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ اس پر قدغنیں لگائی جائیں اور ترقی پذیر ممالک کو اسے حاصل نہ کرنے دیا جائے لیکن اسی میزائل ٹیکنالوجی سے نومولود بچوں کی جانیں بھی بچائی جا سکتی ہیں۔

برطانیہ کے یونیورسٹی کالج آف لندن کے سائنس دانوں نے جن کی سرکردگی ڈاکٹر جان وہائٹ کر رہے ہیں' نے بتایا ہے کہ گائڈڈ میزائل پروڈکشن میں استعمال ہونے والی انفرا ریڈ ٹیکنالوجی کی مدد سے وضع حمل کے دوران بچوں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں۔ برطانوی ڈاکٹروں نے ایک انفرا ریڈ برین سکینر بنایا ہے جس کی مدد سے یہ معلوم کیا جا سکے گا کہ پیدائش کے عمل کے دوران بچوں کو ماں کے پیٹ میں مناسب مقدار میں آکسیجن مل رہی ہے یا نہیں۔ یاد رہے کہ وضع حمل کے دوران بچوں کو مناسب مقدار میں آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے بچوں کے دماغوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ نئی مشین انفرا ریڈ برین سکینر سے وضع حمل کے دوران بچوں کو مناسب مقدار میں آکسیجن فراہم کی جا سکے گی۔ اور اس طرح اس وجہ سے پیدائش کے وقت مر جانے والے بچوں کو بچایا جا سکے گا۔

افغانستان کے مسئلہ پر ایران کا موقف

ایران نے ایک بار پھر افغانستان کے بحران کے حل کے لئے ملک میں ایک مخلوط حکومت کی تشکیل پر زور دیا ہے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ایشیا اور بحر الکاہل کے امور کے سربراہ علاؤالدین بروجردی نے پاکستان کے امور خارجہ کے وزیر مملکت محمد صدیق کانجو سے ملاقات کے دوران کہا کہ تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ کوئی ایک گروہ افغانستان کے مستقبل کا مالک نہیں ہو سکتا۔ پاکستان کے خارجہ امور کے وزیر مملکت نے بھی اس بات کو تسلیم کیا اور کہا کہ پاکستان اور ایران کو افغان بحران سے سب سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس لئے افغان بحران کے حل میں بھی تہران اور اسلام آباد کا زیادہ حصہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح پاکستان کے وزیر اعظم کے مشیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے بھی علاؤالدین بروجردی سے ملاقات میں اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اسلام آباد ایران کے ساتھ روابط کے فروغ کو خصوصی اہمیت دیتا ہے اور تمام شعبوں میں دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات میں تبدیلی کی ضرورت ہے اور پاکستان ایسا قدم اٹھانے کو تیار ہے۔

○○○

پریسلر ترمیم کے خلاف ایک اور بل

امریکی سینیٹ نے ایک بل پاس کیا ہے جو کہ پریسلر ترمیم کے برے اثرات کو کم کرنے میں مدد دے گا۔ اس نئے بل کی رو سے پاکستان میں کام کرنے والی امریکی کمپنیوں کو سرمایہ فراہم کیا جا سکے گا۔ امریکہ پاکستان میں جمہوری اداروں کو مستحکم کرنے کے لئے امداد دے سکے گا۔ پاکستان کی مسلح افواج کے افسر ایک دفعہ پھر امریکہ میں فوجی تعلیم و تربیت حاصل کر سکیں گے۔ اور اس ضمن میں جو پابندیاں ہیں وہ اٹھائی جائیں گی۔ پاکستان کے لئے امریکی برآمدات بڑھائی جا سکیں گی۔ تاہم پاکستان کو فوجی ساز و سامان کی فراہمی پر جو پابندیاں ہیں وہ برقرار رہیں گی۔ پاکستان نے توقع ظاہر کی ہے کہ اس سے پاک امریکہ تعلقات کو تقویت ملے گی پریسلر ترمیم کے بعض حصے براؤن ترمیم کے ذریعے ختم ہو گئے تھے لیکن جو باقی رہ گئے تھے وہ اب ختم ہو جائیں گے۔ اور یوں پاکستان اور امریکہ کے تعلقات سات برس پہلے کی نہج پر آ جائیں گے۔

1954ء کے پاکستان امریکہ دفاعی معاہدے کے نتیجہ میں امریکہ نے پاکستان کو اربوں روپوں کی مدد دی لیکن کہا جاتا ہے کہ اس کا بیشتر حصہ اس ملک کی مختلف حکومتوں نے اپنے اللوں تللوں کی نذر کر دیا اور اس کا ملک کو صحیح رنگ میں فائدہ نہ ہوا۔ اب امید کی جانی چاہئے کہ یہ نئی مفاہمت پاکستان کے لئے بہتری کی نوید لانے والی ہو گی اور نئی صورت حالات میں پاکستان اور امریکہ کے آپس کے تعلقات دو طرفہ فائدہ کے حامل ہوں گے۔

○○○

سیکورٹی کونسل میں ممبروں کا تناسب

کافی عرصہ سے یہ بحث چلی ہوئی ہے کہ سیکورٹی کونسل میں تبدیلی اب ناگزیر ہو چکی ہے اور ترقی یافتہ ملکوں کے مستقل ممبروں کی اجارہ داری کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اس لئے سیکورٹی کونسل کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے اور ترقی پذیر ملکوں کی بھی سیکورٹی کونسل میں نمائندگی میں اضافہ کیا جائے۔ اب امریکہ نے بھی کافی دیر کے بعد اس سلسلے میں اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ تین مستقل سیٹیں ترقی پذیر ملکوں کو دی جائیں۔ جبکہ پہلے صرف جرمنی اور جاپان کو مستقل ممبران کے طور پر مناسب سمجھا جا رہا تھا۔

امریکی تجویز کے مطابق ترقی پذیر ممالک اس بات میں آزاد ہوں گے کہ وہ کس طرح ان تین نمائندوں کو چنیں اور اس بات کا بھی فیصلہ کریں کہ آیا یہ سیٹیں مختلف ممالک کو بدل بدل کر دی جائیں۔ لیکن امریکہ ابھی سیکورٹی کونسل کے ممبروں کی تعداد اور ویٹو پاور کی کسی قسم کی تحدید کے بارے میں فیصلہ نہیں کر سکا۔ امریکہ چاہتا ہے کہ کونسل کی تعداد بیس یا زیادہ سے زیادہ اکیس ممبروں تک ہو جن میں مستقل ممبروں کی تعداد بھی دس یا زیادہ سے زیادہ گیارہ ہو۔ امریکہ اور اس کے بعض موئدین کا کہنا ہے کہ اس تعداد سے زیادہ ممبروں پر مشتمل سیکورٹی کونسل ناقابل عمل اور بے اثر ہو گی۔ جنرل اسمبلی کے موجودہ صدر مسٹر رزالی جو ملائیشیا سے تعلق رکھتے ہیں نے تجویز دی ہے کہ موجودہ مستقل ممبران کی تعداد میں پانچ کا اضافہ کیا جائے اور غیر مستقل ممبران کی تعداد میں چار کا اضافہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ رزالی کی تجویز میں یہ بھی شامل ہے کہ سیکورٹی کونسل کے نئے مستقل ممبران کو ویٹو پاور نہ دی جائے۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

فتح کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے لکھا کہ یہ فتح آپ کے لئے ہندوستان اور فرانس کی تجارت کا راستہ کھول دے گی اور دوسری عظیم الشان فتوحات کا ذریعہ بنے گی۔

لوئی شانزدہم نے اس مشورہ پر تو عمل نہ کیا مگر یہ تحریر نپولین بوناپارٹ کو قدیم دفاتر سے مل گئی اور اس نے 1799ء میں مصر کی فتح کی مہم شروع کی اور اس میں قدیم نہر کے نشانات تک پہنچ گیا اور اس نے کہا احباب کرام یہ ہے فرعون کی نہر Messieurs Voila le Canal de Phoraons!

مگر نپولین کے انجینئروں نے نہر کی تجدید کی تجویز پر سخت شبہات کا اظہار کیا۔ رعمسیس کے معماروں اور قرون وسطیٰ کے علماء کی طرح ان کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی خیال تھا کہ بحیرہ احمر کی سطح بحیرہ روم سے اونچی ہے اور بحیرہ احمر چار فٹ بلند ہے اور ان کی رائے تھی کہ بند اور پشتوں کے ایک مصنوعی نظام کی ضرورت ہوگی ورنہ بحر ہند پھٹ کر سارے مصر کو زیر آب کردے گا۔ انہوں نے یہ رپورٹ نپولین بوناپارٹ کی خدمت میں پیش کر دی اور یہی "ماہرانہ" رائے پریس کو بھی بتادی اور پبلک اس کا یقین کر گئی خود نپولین کو بھی اس کا یقین آگیا۔ صرف ایک شخص نے پورے زور سے اس کی تردید کی اور وہ فرانس کا ماہر طبیعات اور حسابدان لاپ لیس تھا جس نے ثابت کیا کہ یہ تمام تصور مضحکہ خیز ہے اور سمندروں کی سطح میں فرق کا کوئی امکان نہیں مگر کسی نے اس کی نہ سنی "دو ہزار پانچ سو سال سے یہ بات "معلوم" ہے کہ بحیرہ احمر کی سطح اونچی ہے منطق اور حساب کی کوئی دلیل اس کے مقابل نہیں ٹھہر سکتی"!!!

لہٰذا نپولین کے ذریعہ نہر سویز کی تعمیر تو نہ ہو سکی۔ اور بالآخر 1846ء میں اس مردہ نہر کو دوبارہ زندگی ملی۔

بقیہ صفحہ 5

اور اگر خوشی ہے تو پھر آپ شوق سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس خوشی سے فائدہ اٹھائیں اور وہ فائدہ یہ بیان فرمایا ہے "فاستبقوا الخیرات" اور یہ رشک کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

سرفراز ہوتے ہیں سب سے پہلے وہ ہر ایک کام کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا نگران ہے۔ اور ان کے ہر فعل کھانے۔ پینے۔ دوستی۔ بغض وعداوت۔ لین دین۔ غرض تمام معاملات میں ان کو دیکھتا ہے۔

پس (صاحب ایمان) وہ ہوتے ہیں۔ خیرات میں وہ بڑھتے ہیں جو ان اعمال و افعال کے وقت علیم و خبیر کی ذات اور نگرانیوں پر نگاہ کرتے ہیں اور ہر آن خوف و خشیت الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کام میں خواہ کھانے پینے کا ہو۔ یا بغض وعداوت ہو۔ دوستی ہو یا دشمنی۔ ہر بات میں خوش رہنے اور بڑھ کر رہنے کے لئے پہلا اور ضروری اصل کیا ہے؟ خشیت الٰہی۔ عمل کرنے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کی وجہ سے کسی سرخروئی کا باعث ہے یا اس کی نارضامندی کا موجب ہو کر سیاہ روئی کا پیش خیمہ؟

(از خطبہ 31۔ مارچ 1899ء)

پروگرام جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ برطانیہ

امسال بھی جماعت احمدیہ برطانیہ کے 32 ویں جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام و تقاریر احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگی۔ احباب کی رہنمائی کے لئے جلسہ سالانہ برطانیہ کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تمام اوقات پاکستانی وقت کے مطابق ہیں۔

جمعہ 25۔ جولائی 1997ء

7-00 پرچم کشائی (لوائے احمدیت)

7-30 تلاوت عربی قصیدہ اور اردو نظم

8-00 (رات) افتتاحی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ دعا

12-00 (رات) عالمی مجلس عرفان حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (بزبان اردو)

ہفتہ 26۔ جولائی 1997ء

دوسرا اجلاس

2-00 (دوپہر) تلاوت مع اردو ترجمہ و اردو نظم

2-15 تقریر اعجاز کلام الٰہی (انگریزی) مکرم مظفر احمد کلارک صاحب آف برمنگھم

2-40 تقریر لیکھرام کی ہلاکت۔ صداقت دین حق کا تابندہ نشان (انگریزی) مکرم اسماعیل بی۔ کے آڈو صاحب سابق سفیر گھانا

3-05 تقریر آیت استخلاف کی تشریح (انگریزی) مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر برطانیہ و امام بیت الفضل لندن

3-35 اردو نظم

3-45 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (از جلسہ گاہ مستورات)

تیسرا اجلاس

8-00 (رات) تلاوت، فارسی قصیدہ اور اردو نظم

8-30 (رات) خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

اتوار 27 جولائی 1997ء

چوتھا اجلاس

2-00 تلاوت مع اردو ترجمہ و اردو نظم

2-15 تقریر کلام الٰہی کی تحدیوں اور پیشگوئیوں کا فلسفہ (اردو) مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت و مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل لندن

2-45 تقریر دور حاضر کے دو اہم تقاضے۔ دعوت الی اللہ و تربیت (انگریزی) مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

3-15 معزز مہمانوں کے مختصر خطابات

3-30 عالمی مجلس عرفان (انگریزی)

5-00 عالمی بیعت

اختتامی اجلاس

7-00 (شام) تلاوت اور اردو نظم

7-30 اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ دعا

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ۔23۔جولائی 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔

1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔

2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔

3-30 حکایات شیریں

4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

4-30 چلڈرنز کارنر۔

5-00 لقاء مع العرب۔

6-00 طبی معاملات۔ دانتوں کی بیماریاں۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان اے۔ مبشر۔ مہمان۔ ڈاکٹر نصیر اے خان۔

7-00 اردو کلاس۔

8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔

9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

10-30 چلڈرنز کارنر۔

11-00 کوئز پروگرام۔ سیرت حضرت امام جماعت الاول۔ حصہ دوئم۔

12-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔

1-00 لقاء مع العرب۔

2-00 اردو کلاس۔

3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مولوی فضل محمد صاحب ہرسیاں والے۔

4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

4-30 عربی زبان سیکھئے۔

5-00 افریقن پروگرام۔

6-00 بنگالی پروگرام۔

6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

8-00 لقاء مع العرب۔

9-00 فرنچ پروگرام۔

10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

11-00 جرمن سروس۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ فریدہ تنویر شاہ صاحبہ دار العلوم غربی حلقہ خلیل کی بھانجی امتہ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نعیم اللہ صاحب آف جرمنی دماغی عوارض کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفاء کاملہ عطا کرے صحت والی زندگی عطا کرے۔

○ محترمہ حنیفہ بی بی اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب دار العلوم غربی حلقہ صادق لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ شفا عطا فرمائے

○ مکرم محبوب احمد شاہ صاحب خیرپور میرس کو یکم جولائی کو دل کا حملہ ہوا۔ انہیں سول ہسپتال داخل کروا دیا گیا۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک ایف آر سی ایس (گلاسکو) اور ایف آر سی ایس (آئرلینڈ) ایک ہفتہ کے لئے 27 جولائی بعد ظہر سے 3۔ اگست 97ء تک کام کریں گے۔ ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں اور ہسپتال سے رابطہ کرکے پرچی روم سے پرچی وغیرہ بنوالیں۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

اعلان گمشدہ

○ دار العلوم غربی ربوہ کا ایک طفل بنام برکت اللہ بلوچ ولد احمد بخش بلوچ عمر تقریباً 12 سال براؤن رنگ کی قمیص سفید شلوار اور سرخ رنگ کی سوئٹی پہنے ہوئے مورخہ 15 جون سے گھر سے غائب ہے۔ جس کسی کو بھی کہیں سے ملے وہ درج ذیل پتہ پر اطلاع دے۔

احمد بخش بلوچ پھل فروش
دار العلوم غربی (ب) ربوہ

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ حصول اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل حصول اشتہارات کے لئے نارروال، سیالکوٹ، شاہدرہ، قصور، حافظ آباد اور گوجرانوالہ کے اضلاع میں آرہے ہیں احباب جماعت احمدیہ اور عہدیداران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

ولادت

○ مکرم چوہدری فاروق ضیاء صاحب حال لالہ موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-6-8 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام حمزہ فاروق رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ضیاء الدین صاحب کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 22 جولائی 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ ملک بھر میں بارش سے درجنوں مکانات تباہ ہو گئے ہیں دریائے چناب اور نالہ لئی میں طغیانی سے متعدد علاقے زیر آب آ گئے ہیں۔ شدید بارش کے باعث سینکڑوں ایکڑ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ گھبرائے لوگ اذانیں دیتے رہے۔ مختلف علاقوں میں بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا۔

○ دریائے چناب کے بپھرنے سے چنیوٹ کے درجنوں دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے ہیں۔ 3۔ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

○ شدید بارش سے کرنٹ لگنے اور مکان گرنے سے ایک ہی خاندان کے 5۔ افراد سمیت 14 ہلاک ہو گئے ہیں۔ کراچی میں لیاری کے کنارے دو منزلہ مکان بارش سے نیچے آ رہا۔ باپ دو بیٹے' دو بیٹیاں اور چار کرایہ دار ملبہ تلے دبنے اور کرنٹ لگنے سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ لیاقت آباد میں کرنٹ لگنے سے دو لڑکے اور شیر شاہ میں دیوار گرنے سے ایک شخص جاں بحق ہو گیا ہے۔ اگوکی نہر میں دو طالب علم ڈوب گئے۔ چترال میں سیلاب سے پانی کی پائپ لائن بہہ گئی بارش سے لاہور کے بیشتر علاقے جوہڑ بنے ہوئے ہیں۔

○ پنجاب حکومت نے گندم کی نقل و حمل پر عائد بین الاضلاعی پابندی اٹھالی ہے۔ جبکہ بین الصوبائی پابندی برقرار ہے۔ وزیر خوراک و صحت حافظ محمد اقبال خاکوانی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آٹے کی قیمت میں ایک پیسے کا اضافہ نہیں ہوگا۔ پنجاب کے پاس سات ماہ کے لئے چار لاکھ ٹن گندم موجود ہے۔ چار لاکھ ٹن گندم کسی بھی بحران سے نمٹنے کے لئے کافی ہے۔

○ شدید بارشوں کی وجہ سے تحصیل ڈسکہ میں ندی نالوں کی طغیانی سے 32 دیہات زیر آب آ گئے۔ سمبڑیال سیالکوٹ سیکشن پر ریلوے لائن پر دو دو فٹ پانی کھڑا ہے۔ ترنڈہ محمد پناہ میں نہر میں شگاف پڑنے کی وجہ سے تباہی پھیل گئی۔ کپاس کی فصل تباہ ہو گئی۔ اور لاکھوں کا نقصان ہو گیا۔

○ سرگودھا میں طویل اپریشن کے بعد لشکر جھنگوی سے تعلق رکھنے والے مبینہ دہشت گردوں محمد الیاس اور محمد ذوالفقار کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ سرگودھا میں کسان بچاؤ تحریک اور پنجاب حکومت کے زرعی ٹیکس کی واپسی کے بارے میں مذاکرات ناکام ہو جانے پر کسان بچاؤ تحریک نے 25۔26۔27 جولائی کو شہروں کو دیہاتوں سے دودھ چارہ اور سبزیوں کی سپلائی بند کر دینے کا اعلان کیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو نے احتساب سیل کی ٹی وی پر چلائی جانے والی کردار کشی کی مہم کی پرزور مذمت کرتے ہوئے عدالت عظمیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بارے میں از خود نوٹس لے۔ انہوں نے کہا کہ ٹی وی پروگرام احتساب ایک ڈرامہ ہے جو جھوٹ اور یکطرفہ انتقامی کارروائی کے زمرے میں آتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آصف زرداری کا عثمان فاروقی سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ جبکہ عثمان فاروقی کے بھائی نے نواز شریف کو ییلو کیب اور موٹروے کے منصوبے بنا کر دیئے تھے۔ انہوں نے کہا نواز شریف کے پہلے دور میں پاکستان سٹیل سے اتفاق فاؤنڈری بھجوائے جانے والے ہزاروں ٹرکوں کی بھی تحقیقات کرلی جائے۔

○ قومی اسمبلی کی پبلک کاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس میں مختلف سرکاری اداروں میں 12۔ ارب 23 کروڑ 6 لاکھ 85 ہزار روپے کے خورد برد کا انکشاف کیا گیا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر الٰہی بخش سومرو نے کہا ہے کہ کراچی کی صورتحال یقیناً خراب ہے۔ سپریم کورٹ نے درست کارروائی کی ہے۔

○ پنجاب میں 60 ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تبدیل کر دیئے گئے ہیں۔

○ کراچی میں ماں بیٹا سمیت 10۔ افراد سمندر میں ڈوب گئے ہیں۔

○ لاڑکانہ میں بینک ڈکیتی کے دوران ڈاکو 25 لاکھ روپے لے کر فرار ہو گئے ہیں۔ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے بینک کا گن مین اور دو پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔

○ اونٹوں کی دوڑ کے لئے کمسن بچوں کو اغوا کر کے بیرون ملک سمگل کرنے والے گروہ کے تین افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اغوا شدہ بچوں کو غیر تربیت یافتہ اونٹوں پر باندھ کر دوڑا دیا جاتا ہے۔ بچے بھوک پیاس سے مرجاتے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر اسمبلی کے سپیکر قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن آپکے گھر میں
ہیلو ہیلو ٹی وی سنٹر کی جانب سے احباب جماعت کو خوشخبری اب جدید ترین میں جدید ٹیکنالوجی کے تحت بڑی ڈشوں سے چھٹکارہ حاصل کریں۔ اب 6 فٹ ڈش کا رزلٹ صرف 6 فٹ فائبر پر حاصل کریں۔ لہٰذا احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش جلدی اپنے گھر میں لگوائیں اور اپنے گھریلو ماحول کو پاکیزہ بنائیں۔
• پاکستانی ریسیور کے ساتھ مکمل ڈش 5700/- روپے میں حاصل کریں • نیز ہر سائز 8، 6، 4 فائبر ڈش میش ڈش • باہر کا ویژن ریسیور • L.N.B اور ہر قسم کا سامان ڈش اینٹینا بارعایت حاصل کریں۔ • نوٹ: اگر آپکی ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن ٹھیک نہیں آ رہا تو آپ صرف ہیلو ہیلو 21433 کریں اور ہمارا آدمی آپ کے دروازے پر اور احمدیہ ٹیلیویژن بالکل کلیئر
ہیلو ہیلو ٹی وی سنٹر
نزد نائی ورکی فاطمہ جناح روڈ سرگودھا
پروپرائیٹر: میاں وسیم احمد

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30/- 60 گرام 90/- 100 گرام 160/- روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250/-
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن، لوکل اور کیوریٹو ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز پوٹینسیاں، چھوٹی درمیانی اور بڑی طاقتوں میں بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں ٹکیاں شوگر آف ملک خالی ڈبیاں، ڈراپر اور ہومیو پیتھک کتب نیز ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایجاد کردہ تمام ادویات، کیورز اور کورسز وغیرہ کے متعلق "ہیلتھ پیکج" لٹریچر مع کیوریٹو تشخیص نامہ CDF /5 روپے میں
ہمارے سٹاکسٹوں سے حاصل کریں
فون سیلز 211283 کلینک 211054 771
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فیکس 212299

ضرورت سٹینو ٹائپسٹ
ایک معروف صنعتی ادارہ واقع وسطی پنجاب کو ایک "سٹینو ٹائپسٹ" کی ضرورت ہے۔
مندرجہ ذیل کوائف کے حامل افراد اپنی درخواستیں اپنے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے دفتر الفضل کو مورخہ 30 جولائی 97ء تک ارسال کریں۔
• تعلیم: ایف اے/ بی اے • ٹائپنگ سپیڈ: 50 الفاظ فی منٹ
• عمر: 25 تا 40 سال • شارٹ ہینڈ سپیڈ: 80 الفاظ فی منٹ
• تجربہ ضروری شرط نہیں ہے

ربوہ کے مرکز میں طاہر ہوسٹل (بیت الاقصیٰ) عقب بیت راجیکی شکور پارک کے سرسبز اور پرامن ماحول میں واقع
خالد ہسپتال
رہائش اور ہسپتال کی مکمل سہولیات اور ضروریات سے خرید کرنے یا کمرشل حاصل کرنے کا سنہری موقعہ۔
½ 1 کنال پر محیط، 15 مرلہ پر باغیچہ تمام اے کلاس جدید کنسٹرکشن، ساہیوال روڈ اور دارالرحمت شرقی سے پختہ سڑکوں کے ذریعے لنک۔ فوری رابطہ کیلئے
مندرجہ ذیل فون نمبرز 212034 213234
یا ڈاک کے ذریعے
23۔ شکور پارک ربوہ سے رابطہ کریں

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے جلسہ سالانہ تشریف لائیں
یکم اپریل سے ماہانہ 12 فیصد بنیادی کمیٹی کے فوائد نئے ماڈلز
• زیورات کی ڈیزائن کی چوائس نہایت مناسب
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
فون دکان 212637 گھر 212175
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ